نیک بیوی
کی
خصوصیات

http://salfibooks.blogspot.com

من عظم حقہٖ علیھا والذی نفسی بیدہ لو کان من قدمہ إلی مفرق راسہٖ قرحۃ تنبجس بالقیح والصدید ثم استقبلتہ فلحستہ ما ادت حقہ)) [1]

''اگر انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ خاوند کا بیوی پر حق ہی بہت بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر پاؤں سے لیکر سر کی مانگ تک خاوند کا زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی آگے بڑھ کر اور اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کر دے تو بھی خاوند کے حق سے بریُ الذمہ نہیں ہو سکتی۔''

ور حصین بن محصن اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی ضرورت کی خاطر رسول للہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب فارغ ہو گئیں تو آپ نے ان سے پوچھا:

"اَذاتِ زوج انتِ؟ قالت: نعم، قال: فکیف انت لہ، قالت ما اٰلوہ الا ما عجزت عنہ قال: انظری این انت منہ فانما ھو جنتك ونارك۔" [2]

''کیا تمہارا خاوند ہے؟''

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''تمہارا اس سے سلوک کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''میں انہیں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی، ہاں کسی معاملے میں میں بے بس ہو جاؤں تو الگ بات ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''خیال رکھنا کہ اس کی نگاہ میں تو کیسی ہے۔ وہی تمہاری جنت اور وہی تمہارے لیے آگ ہے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ۳/ ۱۵۸، ۱۵۹، رقم: ۱۲۶۱۴ خلف بن خلیفہ مختلط راوی ں۔ تنبیہ: ''اگر میں کسی کو اللہ کے سوا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔'' یہ بت ہے۔ دیکھئے سنن ابن ماجہ (۱۸۵۳) ابن حبان (۱۲۹۰ وسندہ حسن)۔

[2] **حسن**، السنن الکبریٰ للنسائی: ۸۹۶۷؛ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۷/ ۲۹۱؛ مسند احمد، ۳٤، رقم: ۱۹۰۰۳ وصححہ الحاکم، ۲/ ۱۸۹۔

من عظم حقه عليها والذى نفسى بيده لو كان من قدمه إلى مفرق راسه قرحة تنبجس بالقيح والصديد ثم استقبلته فلحسته ما ادت حقه)) [1]

''اگر انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ خاوند کا بیوی پر حق ہی بہت بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر پاؤں سے لیکر سر کی مانگ تک خاوند کا زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی آگے بڑھ کر اور اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کر دے تو بھی خاوند کے حق سے بریٔ الذمہ نہیں ہو سکتی۔''

ور حصین بن محصن اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی ضرورت کی خاطر رسول للہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب فارغ ہو گئیں تو آپ نے ان سے پوچھا:

"أذاتِ زوج انتِ؟ قالت: نعم، قال: فكيف انت له، قالت ما ألوه الا ما عجزت عنه قال: انظرى اين انت منه فانما هو جنتك ونارك۔" [2]

''کیا تمہارا خاوند ہے؟''

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''تمہارا اس سے سلوک کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''میں انہیں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی، ہاں کسی معاملے میں میں بے بس ہو جاؤں تو الگ بات ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''خیال رکھنا کہ اس کی نگاہ میں تو کیسی ہے۔ وہی تمہاری جنت اور وہی ہمارے لیے آگ ہے۔''

---

[1] اسناده ضعيف، مسند احمد، ۳/ ۱۵۸، ۱۵۹، رقم: ۱۲٦۱٤ خلف بن خلیفہ مختلط راوی ں۔ تنبیہ: ''اگر میں کسی کو اللہ کے سوا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔'' یہ بت ہے۔ دیکھئے سنن ابن ماجه (۱۸۵۳) ابن حبان (۱۲۹۰ وسنده حسن)۔

[2] حسن، السنن الكبرىٰ للنسائى: ۸۹٦۷؛ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۷/ ۲۹۱؛ مسند احمد، ۳٤، رقم: ۱۹۰۰۳ وصححه الحاكم، ۲/ ۱۸۹۔

اسی طرح آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ بہترین عورت کون سی ہے؟
آپ نے جواب دیا:

((التی تطیع إذا أمر، وتسر إذا نظر وتحفظهٗ فی نفسها وماله)) [1]

''وہ عورت جسے خاوند حکم دے تو فوراً اطاعت کرے، اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور اس کے لیے اپنے آپ کی، اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔''

الغرض عورت پر فرض ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ ہر حلال اور جائز معاملے میں خاوند کی اطاعت کرے۔ البتہ اگر خاوند اسے حرام کام کا کہے مثلاً حالتِ حیض میں یا فرضی روزہ کے دوران اس سے صحبت کرنا چاہے یا خیانت، چوری، زنا کاری وغیرہ کا مرتکب ہو- اللہ کی پناہ- یا اجنبیوں کے سامنے اس کا پردہ کھولے، یا نامحرموں کے ساتھ خلوت نشینی کا کہے وغیرہ......

تو اس صورت میں عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس حرام کام میں خاوند کی اطاعت کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے:

((لا طاعة فی معصیة الله، إنما الطاعة فی المعروف)) [2]

''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت وفرمانبرداری صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔''

اور یہ بھی یاد رکھے کہ خاوند کی طرف سے اسے کتنی ہی تکلیف پہنچے، وہ صبر سے کام لے۔ اللہ کے دین میں اس کی خیر خواہی کی طالب رہے، اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے ورنہ ہی حرام کام کے علاوہ اس کی نافرمانی کرے۔

ہاں اگر دیکھے کہ اس کے ساتھ رہے گی تو اپنا دین محفوظ نہیں رکھ سکے گی تو اس صورت میں اس کے لیے جائز ہے کہ طلاق کا مطالبہ کر دے۔

---

[1] **اسناده حسن**، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب أي النساء خیر، رقم: ۳۲۳۳ والکبریٰ: ۸۹۱۱؛ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۷/ ۸۲؛ المستدرك للحاکم، ۲/ ۱۶۱، ۱۶۲۔

[2] صحیح بخاری، کتاب اخبار الأحاد، باب ماجاء فی إجازة خبر الواحد الصدوق......، رقم: ۷۲۵۷؛ صحیح مسلم: ۱۸۴۰ (۴۷۶۵)؛ [illegible]

اپنے خاوند کی شکر گزار رہتی ہے، ناشکری نہیں کرتی

نیک خاتون کے ساتھ نیکی کی جائے تو وہ شکر گزار ہوتی ہے، احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتی ہے، کسی بھلائی اور خیر خواہی کی ناشکری یا انکار نہیں کرتی اور اللہ رب العزت کے س فرمان پر عمل پیرا رہتی ہے۔

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ ❶

''احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ نہیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر بھی عمل پیرا ہوتی ہے جو آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

((إياكن وكفر المنعمين)) فقلن يا رسول الله وما كفر المنعمين؟ قال: ((لعل إحداكن تطول أيمتها بين أبويها وتعنس فيرزقها اللّٰه عزوجل زوجًا ويرزقها منه مالاً وولدًا فتغضب الغضبة فتقول ما رأيت منه يومًا خيرًا قط)) ❷

''احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا۔ تو ہم (عورتوں) نے دریافت کیا: یارسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے ایک اپنے ماں باپ کے گھر میں لمبی عمر بن بیاہی بیٹھی رہتی اور کنواری ہی بوڑھی ہو جاتی، لیکن اللہ تعالیٰ اسے شوہر سے نوازتے ہیں اور اس کے ذریعے سے مال اور اولاد عطا فرماتے ہیں، پھر وہ کبھی غصے میں آتی ہے تو کہہ اٹھتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی اور سکھ نہیں پایا۔''

---

❶ ٥٥/ الرحمان: ٦٠۔ ❷ **اسناده حسن**، مسند احمد، ٦/ ٤٥٢، رقم: ٢٧٥٦١؛ مسند حمیدی: ١/ ٣٥٨، رقم: ٣٧٠؛ مسند ابی یعلی: ٦٣٧٠، سفیان بن عیینہ نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔

اور آپ ﷺ نے خطبۂ کسوف میں فرمایا تھا:

((رایت اکثر اهلیها ـ ای النار ـ النساء))

''میں نے دیکھا کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے۔''

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کی وجہ؟

آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اپنی ناشکری کی وجہ سے۔

لوگوں نے پوچھا: ''کیا یہ اللہ کی ناشکر گزار ہوتی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((بكفر العشير وبكفر الإحسان لو أحسنت إلى إحداهن الدهر ثم رأت منك شيئاً قالت: ما رأيت منك خيراً قط)) [1]

''شریکِ حیات کی ناقدری اور اس کے احسان کی ناشکری کی وجہ سے، اگر تو کسی عورت کے ساتھ طویل زمانہ احسان کرتا ہے اور پھر کسی موقع پر وہ تجھ میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھ لے تو کہے گی: میں نے تو تجھ سے کبھی خیر نہیں پائی۔''

حدیث میں جو کفر کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد احسان ونعمت کا انکار، خاوند کی ناشکری اور اس نیکی کی ناقدری وناشکری ہے جو خاوند اس کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔

نیک خاتون اور اچھی بیوی:

وہ خوب اچھی طرح سے واقف ہوتی ہے کہ اس کے خاوند کو اس پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ اس لیے جب کبھی غصے میں ہوتی ہے تو اس کی نیکی اور اچھائی کی ناقدری اور اس کے احسان کا انکار نہیں کرتی، بلکہ غصہ پی جاتی ہے اور خاوند کے اس فعل سے درگزر کرتی ہے جسے یہ لغزش اور غلطی سمجھ رہی ہوتی ہے۔ شیطان کے شر، وسوسہ اور اپنے اور اپنے خاوند کے درمیان اس کے فساد ڈالنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتی ہے۔ اللہ سے معافی مانگتی ہے، انا للہ پڑھتی ہے اور اپنے غصے کی آگ بجھانے کے لیے وضو کرتی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب کفر ان العشیر وکفر دون کفر، رقم: ۲۹، ۹۲؛ صحیح مسلم: ۹۰۷ (۲۱۰۹)؛ سنن ابی داود: ۱۱۸۹؛ سنن النسائی: ۱۴۹۲۔

اور جب اپنے خاوند کے احسان دیکھتی ہے تو اپنے قول، فعل اور حسنِ معاشرت کے ذریعے سے اس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس)) [1]

''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔''

اور شکر گزاری کا سب سے زیادہ حقدار اچھا خاوند ہے، یہ سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھائی، نیکی اور حسنِ معاملہ سے پیش آیا جائے اور اچھے لفظوں میں اس کا ذکر کیا جائے۔

آج کل کی طرح نہیں ہونا چاہیے کہ مسلم خواتین کی اکثریت اپنے خاوندوں کی جاہ وحشمت کا کوئی لحاظ نہیں رکھتیں، نہ ان کے کسی احسان کی شکر گزار ہوتی ہیں، نہ ان کے ساتھ حسنِ معاملہ سے پیش آتی ہیں، بلکہ آج کل خود خاوند کو کوشش کرنا پڑتی ہے کہ بیوی کی غلطی کے باوجود اسے خوش رکھے اور اس کے برے رویہ کے باوجود اس کا شکر گزار رہے۔

اے مسلمان بیویو! اللہ سے ڈرو، اللہ کا خوف کرو، اپنے شوہروں کے معاملے میں اللہ کا ڈر اپنے دلوں میں بٹھاؤ، وہ تمہیں جو حکم دیں اس کی تابعداری کرو اور گناہ کے علاوہ کبھی ان کی نافرمانی نہ کرو۔ تمہارا اپنے خاوندوں کے ساتھ طور طریقہ محبت ومودت اور قدر دانی کا ہونا چاہیے۔ تمہاری زبان سے یہ الفاظ جاری رہنے چاہییں:

"جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء واعانکم علی برنا، واعاننا علی طاعتکم"

''اللہ تمہیں ہماری طرف سے بہترین بدلہ دے، اور ہم سے نیکی وحسنِ سلوک پر تمہاری مدد کرے اور تمہاری اطاعت وفرمانبرداری پر ہماری مدد فرمائے۔''

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب فی شکر المعروف، رقم: ٤٨١١؛ سنن الترمذی: ١٩٥٤؛ ابن حبان: ٢٠٧٠۔